آبادی: ہمارا عظیم ترین وسیلہ

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مہارتیں	سرگرمی
14	آبادی: ہمارا عظیم ترین وسیلہ	خود آ گہی، تنقیدی غور وفکر، مسائل کا حل، مؤثر کمیونیکیشن، تناؤ کا سامنا کرنا	چھوٹے خاندان کو نمونہ عورتوں کے لیے مساوی درجہ

مفہوم ومعنی

انسانوں کی کل تعداد کو کسی ملک کی آبادی سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کا شمار ہر دس سال کے بعد کیا جاتا ہے۔ باصلاحیت، بہتر رکھ رکھاؤ، بارآور اور صحت مند فردی تعداد کسی بھی ملک کے لیے سرمایہ ہوتی ہے۔ یہ سرمایہ درحقیقت ایک سب سے بڑا وسیلہ بھی ہوتا ہے اس لیے کہ وسائل کا فروغ انسانوں کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ ملک کی بھاری آبادی کو ملک کے لیے بڑے سرمائے میں تبدیل کرنے کے لیے کڑی کوششوں کی ضرورت ہے۔

کئی طرح کی سہولیات مثلاً ذرائع نقل وحمل اور کمیونیکیشن، توانائی تعلیم، صحت خدمات، آبپاشی، کانکنی، صنعت وغیرہ انسانوں کے ذریعہ ہی فروغ دیے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ فردی محنت اور ذہن ودماغ کی دین ہے۔ ان سب سہولتوں نے ہماری زندگی کو اور بھی زیادہ آرام دہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کی تعداد کو باصلاحیت پیداواری انسانی وسیلہ میں تبدیل کرنے کے لیے حکومت بڑی مقدار میں سرمایہ صرف کرتی ہے۔

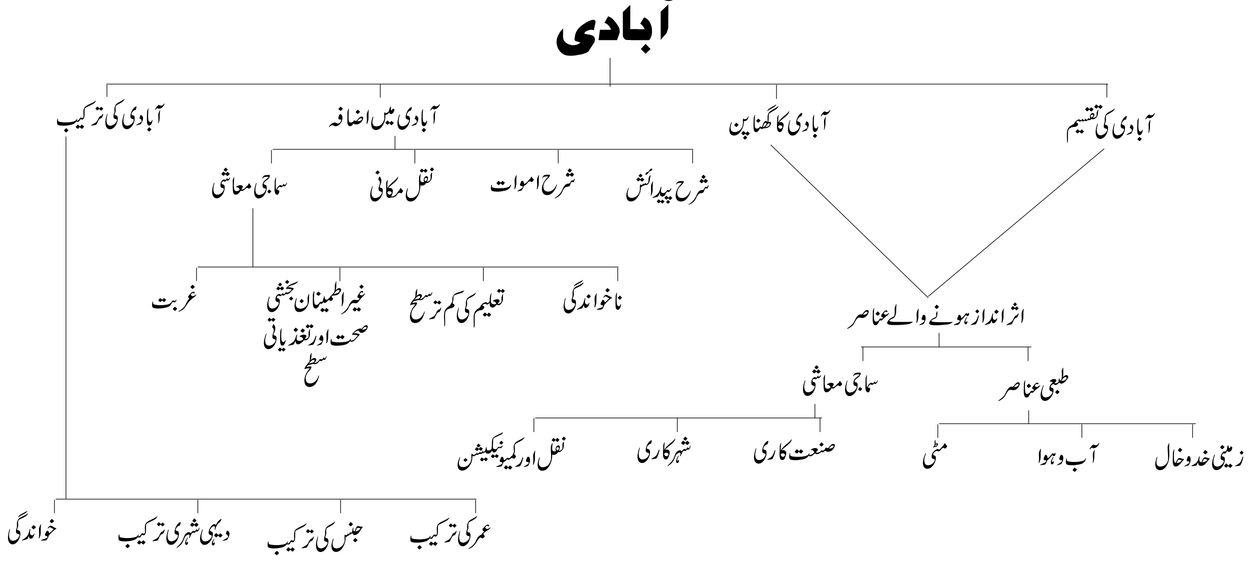

اپنی معلومات بڑھایئے

ہندوستان میں آبادی سے متعلق پالیسیاں: ہندوستان دنیا کا وہ پہلا ملک ہے جس نے خاندانی منصوبہ بندی پر زور دے کر 1952ء آبادی پروگرام کو منظور کیا۔

قومی آبادی پالیسی: 200 معاشی اور سماجی فروغ کا مقصد ہے لوگوں کے معیار زندگی کو اس انداز سے بہتر بنانا کہ ان کی فلاح و بہبود کے مواقع اور سماج کا پیداواری سرمایہ بننے کے انھیں مواقع دستیاب ہوں۔ اس پالیسی کا طویل مدتی مقصد 2045ء تک پائدار معاشی فروغ، سماجی ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ایک پائدار آبادی حاصل کرنا ہے۔ پائدار آبادی سے مراد شرح پیدائش اور شرح اموات کے توازن سے ہے، جس کا مفہوم آبادی میں صفر اضافہ سے ہے۔

ہندوستان میں عورتوں کو با اختیار بنانا: اس کے تحت عورتوں کو با اختیار بنانے پر زور دیا گیا ہے اور ان کو مختلف سطحوں پر مثلاً ان کے گھر، محلّہ، علاقہ ریاست اور قومی سطح پر فیصلہ سازی کے بنیادی دھارے میں شامل کرنا ہے۔ اس کے مقاصد ان کی پیش رفت، نشو ونما اور خود کفالت کو آسان بنانا اور ہر طرح کے فرق و امتیاز کو ختم کرنا ہے۔ یہ قدم زندگی اور سرگرمیوں کے تمام میدانوں میں ان کی فعال شرکت کو بھی یقینی بنائے گا۔

اپنا تجزیہ کریں:

سوال: اگر ایک ضلع میں لوگوں کی تعداد 4,25,000 ہے اور اسی علاقہ کا رقبہ 800 مربع کلومیٹر ہے تو اس علاقہ میں آبادی کے حجم کا شمار کیجیے۔

$$\text{آبادی کا حجم} = \frac{\text{ایک مخصوص علاقہ/ یونٹ میں افراد کی تعداد}}{\text{اس مخصوص علاقے کا کل رقبہ مربع کلومیٹر میں}}$$

سوال: اگر ایک علاقہ میں ایک سال میں زندہ پیدائشوں کی کل تعداد 500 ہے اور سال کے بیچ میں اسی علاقہ کی آبادی 20,000 ہے تو اس علاقہ کی شرح پیدائش دریافت کیجیے۔

سوال: اگر ایک علاقہ میں ایک سال کے اندر اموات کی کل تعداد 400 ہے اور سال کے وسط میں اسی علاقہ کی آبادی 20,000 ہے تو اس علاقے کی شرح اموات کا شمار کیجیے۔